رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل ہفتہ وار قادیان

فی پرچہ ۱؎

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت پیشگی سالانہ ۶ ششماہی سہ ماہی ترسیل زر بخدمت منیجر الفضل ہو

جماعت احمدیہ کا مسلّمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۵۷	مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۲۸ء	یوم جمعہ	مطابق ۲۶ رجب المرجب ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے ؂

نہایت رنج و افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ۱۶ر جنوری کی شام کو جناب صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس کی اہلیہ صاحبہ کا بعارضہ نمونیہ انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ماریشس سے واپس آنے پر مرحومہ کو پہلے پیچش کی شکایت پیدا ہوئی۔ جو تین ماہ تک رہی پھر انفلوئنزا کا حملہ ہوا۔ اور اب نمونیہ لاحق ہوا۔ جس میں انتقال ہو گیا۔ ۱۷ر جنوری بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بہت بڑے مجمع کے ساتھ جنازہ پڑھا۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے میت کو کندھا دیا۔ دفن کرتے وقت اپنے ہاتھ سے مٹی ڈالی۔ اور آخری دعا تک قبر کے پاس کھڑے رہے۔

مرحومہ کی یادگار ایک لڑکی اور چار لڑکے ہیں۔ سب سے چھوٹے لڑکے کی عمر سوا دو سال ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور اولاد کو اپنے فضل کے نیچے دینی اور دنیوی درجات عطا کرے۔ ہم اس حادثہ میں جناب صوفی صاحب اور ان کے سارے خاندان سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں صبر عطا کرے ؂

۱۷ر جنوری کو احمدیہ ٹورنامنٹ شروع ہونے والا تھا۔ مگر مرحومہ کی فوتیدگی کی وجہ سے اسے دو دن پر ملتوی کر دیا گیا ؂ ٹورنامنٹ ۱۸ر کو شروع ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے کھیلوں کا ملاحظہ فرمایا ؂

تین باتیں!

۱۔ ۲۰ر جون کو تمام ہندوستان میں جلسے منعقد کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک سیرت پر لیکچر دینے کیلئے کم از کم ایک ہزار ایسے احباب کی ضرورت ہے۔ جو تقریر کرنے کا ملکہ رکھتے ہوں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر لیکچر دینے کی تیاری کر سکتے ہوں۔ جو اصحاب اس مقدس کام کے لئے تیار ہوں وہ جلد سے جلد اپنے نام حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں بھیجدیں۔ تاکہ حضور اس لیکچر کی تیاری کرنے میں ان کی امداد فرما سکیں۔ اور ضروری ہدایات بھیجدیں۔

نہ صرف ہر فرقہ کے مسلمان اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔ بلکہ دیگر مذاہب کے حق پسند اور اہل علم اصحاب جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کا بہت بڑا محسن خیال کرتے ہیں۔ وہ بھی پیش کر سکتے ہیں۔

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اعلان فرمایا ہے۔ کہ اگر بیرونی جماعتوں کے پچاس اصحاب کی طرف سے جنوری کے اندر درخواستیں آ جائیں۔ کہ وہ قرآن کریم کا درس سننے کے لئے قادیان آ سکتے ہیں تو حضور اعلان فرما دیں گے کہ دس پارہ کا درس اس سال ماہ جولائی میں دیں گے۔ اس کے لئے احباب کو جلد درخواستیں بھیجنی چاہئیں۔

۳۔ ہر جگہ کی احمدی جماعت کو اپنے ہاں قرآن کریم کا درس جاری کرنا چاہیئے۔ اور امرا یا پریذیڈنٹوں کو جنوری کے اندر اندر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں اطلاع دینی چاہیئے۔ کہ انہوں نے اس بارے میں کیا انتظام کیا ہے ؂

اخبار احمدیہ

محصلین کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل علاقوں کے لئے جن میں بالخصوص زراعت پیشہ دوست زیادہ تر آباد ہیں۔ ہر قسم کے چندہ کی فراہمی کے لئے ذیل کے احباب کو بھیجا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ تمام کارکنان و عہدہ داران جماعت اپنی اپنی جماعتوں کے بقائے پہلے سے وصول کر لیں گے۔ تا دورہ کرنے والے دوستوں کو زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑے۔

مولوی عبدالعزیز صاحب - ضلع لائل پور

مولوی عبدالرحمن صاحب بیر کوٹی - ضلع گجرانوالہ

قریشی امیر احمد صاحب - ضلع شاہ پور۔ ملتان۔ منٹگمری

سید محمد علی شاہ صاحب - ضلع جالندھر و ضلع ہوشیار پور

سید محمود شاہ صاحب - ضلع شیخوپورہ۔ فیروز پور

مولوی محمد علی صاحب - ضلع لدھیانہ۔ ریاستہائے پٹیالہ۔ نابھہ

عبدالمغنی ناظر بیت المال

انسپکٹر تربیت کا دورہ

جلسہ سے قبل مرزا برکت علی صاحب انسپکٹر تربیت نے ضلع گورداسپور کے بہت سے مقامات کا دورہ کیا تھا۔ اور اب ارادہ ہے کہ انکو اضلاع ہوشیار پور جالندھر و ریاست کپورتھلہ میں دورہ کے واسطے بھیجا جائے۔ ان علاقہ جات کی جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اس دورہ کے لئے تیار رہیں۔ اور انسپکٹر صاحب کے کام میں ہر طرح اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ نیز ان علاقہ جات میں جن جماعتوں کو خصوصیت کے ساتھ انسپکٹر کے دورہ کی ضرورت ہو۔ ان کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد دفتر ہذا کو اطلاع بھجوا دیں تاکہ ان کے شہر یا قصبہ یا گاؤں کا نام پروگرام میں داخل کر لیا جائے اور انسپکٹر صاحب کو اس کے متعلق ہدایت دیدی جائے۔

مرزا بشیر احمد۔ ناظر تعلیم و تربیت

عطائے خطاب

جناب ڈاکٹر عبدالعزیز خاں صاحب احمدی آنریری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر دار جیلنگ کو گورنمنٹ نے خان بہادر کا خطاب دیا ہے۔ اور جناب مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے بی ٹی حال ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول مالدہ سابق مبلغ برلن کو خاں صاحب کا خطاب عطا ہوا ہے ؛

سونے کی ڈنڈی

میری لڑکی کو ایک ڈنڈی سونے کی سڑک قادیان سے گری ہوئی ملی تھی۔ جس کی ہو وہ مجھکو بذریعہ کارڈ اطلاع دیں۔ پتہ درست ہو۔ کہ ڈنڈی کا وزن کیا ہے۔ اور گھڑی ہوئی کیسے ہے۔ اور کندہ کیا ہے اور اپنے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ کی شہادت تحریر کریں جو یہ بیان درست ہو دیگا۔ ان کو ڈنڈی روانہ کر دوں گا۔ والسلام

نواب الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ جانگریاں ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ بھیلورہ۔

تلاش

میرا لڑکا مسمی شریف احمد احمدی پیشہ تیغی گری حال پیشہ طبابت گھر سے ۱۱ر نومبر ۱۹۲۷ء کو علاقہ گجرات کو گیا ہے۔ انجمن شادی وال تک پتہ چلتا ہے آگے لاپتہ ہے۔ اس کی والدہ بہت گھبرائی ہوئی ہے۔ جس دوست کو اس کا پتہ ہو۔ مطلع فرما کر مشکور و ممنون فرما دیں۔

الراقم حکیم اللہ دتا سیکرٹری انجمن احمدیہ دیہ گا نوالی ڈاکخانہ رسولپور ضلع سیالکوٹ۔

بیعت اور درخواست دعا

چوہدری محمد شریف صاحب سب انسپکٹر پولیس سی۔ آئی۔ ڈی کراچی کو سلسلہ کی مقدس کتب کے مطالعہ اور مجالست صاحب انجمن احمدیہ شہر کراچی کی مساعی سے سلسلۂ عالیہ میں شمولیت اور حضرت اقدس کی بیعت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ حضرت اقدس اور جمیع اصحاب ناظرین الفضل سے استدعا ہے۔ کہ چوہدری صاحب کی استقامت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ عاجز عبدالغفور خاں سیکرٹری انجمن احمدیہ شہر کراچی۔

۲- مجھ پر غیر احمدیوں نے زمین کا مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ جو ایک سال سے چل رہا ہے۔ تمام دوست میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نظام الدین از بستی چھٹہ

۳- بندہ تنگدستی اور قرض میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ قرض سے نجات دے۔ اور تنگدستی دور فرمائے۔ حافظ فیض بخش از جلدارایاں تحصیل لودھراں

۴- میں نے اپنی تبدیلی برما میں کرالی ہے۔ کیونکہ یہاں مجھے ترقی کی جلدی امید ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ جلدی ترقی کی کوئی صورت پیدا کر دے۔

خاکسار حمید احمد کلرک پلٹن نمبر ۲ برما

۵- جماعت احمدیہ میرٹھ کے مخلص اور پرجوش ممبر ڈاکٹر محمد صدیق صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور مالی حالت بھی کمزور ہے۔ تمام احباب ان کی صحت اور کشائش رزق کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سلطان حسین احمدی الخچولوی از دارالامان

۶- میرے والد حکیم چراغ علی صاحب ملتانی عرصہ سے بعارضہ یرقان و بخار بیمار ہیں۔ نیز میرے زانو پر دنبل ہے۔ جس کیوجہ سے چلنے پھرنے سے قاصر ہوں۔ دعا صحت کیجائے۔

خاکسار حکیم محمد نذیر ولد الدین از قادیان

اعلان نکاح

۲۵ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو میرے بھائی محمد شفیع خاں کا نکاح مسماۃ فضل خیر بیگم بنت حکیم عبدالحق صاحب مرحوم سے ۵۰۰ روپیہ مہر پر حافظ نور محمد صاحب نے پڑھا اور ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو مبارکہ بیگم کا نکاح بابو عبدالواحد خاں سے ۵۰۰ روپیہ مہر پر حکیم جمال الدین صاحب نے پڑھا۔

خاکسار عنایت اللہ از فیض اللہ چک

۲- ۳۰ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو شیخ عنایت اللہ کلرک دفتر اکونٹنٹ لاہور ولد شیخ عطاء اللہ صاحب مرچنٹ لاہور کا نکاح مسماۃ برکت بیگم بنت مرزا عطاء اللہ کلرک دفتر ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن پنجاب لاہور سے ایک ہزار روپیہ مہر نصف معجل اور نصف غیر معجل پر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

شیخ عطاء اللہ مرچنٹ لاہور

۳- یکم جنوری ۱۹۲۸ء کو بعد نماز فجر میں نے چوہدری کرم الدین تاجر ساکن چک کالا ضلع سیالکوٹ حال آباد لدھیانہ شہر کا نکاح امۃ اللہ مبارکہ بنت مولوی نعمت اللہ خاں صاحب گوہر بی۔ اے قادیان سے مبلغ ۲۵۰۰ روپیہ زر مہر پر پڑھا۔ جس کے ساتھ یہ اہم شرط ہے۔ کہ لڑکی مستقل طور سے قادیان میں سکونت پذیر رہے گی ؛

(مولانا سید) محمد سرور شاہ

ولادت

۲۱ر دسمبر ۱۹۲۷ء خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے پہلا لڑکا عنایت کیا۔ احباب دعا فرمائیں رب قدیر اس کو خادم دین اور مبلغ اسلام بنائے۔

سلطان الاسلام احمد غازی گاسبار یہ۔ چاٹ گام

۲- ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب انڈین ہسپتال بنوں (سیکرٹری جماعت احمدیہ بنوں) اور شریف اللہ خانصاحب سول ہسپتال بنوں کے ہاں خداوند کریم نے اولاد نرینہ عطا فرمائی ہے۔ تمام احمدی صاحبان دعا کریں۔ کہ خداوند کریم دونوں لڑکوں کو لمبی زندگی عطا فرمائے۔ خاکسار حکیم عبدالرحیم سرائے نورنگ بنوں

۳- مولوی عبدالستار صاحب ایم۔ اے ساکن کٹک شہر کے ہاں ۸-۹ جنوری ۱۹۲۸ء کی درمیانی رات کو فرزند تولد ہوا یہ وہی مولوی صاحب ہیں جن کے بڑے صاحبزادے عبدالسلام مرحوم کے فوت ہو جانے کا ذکر قبل ازیں الفضل میں ہو چکا ہے احباب مولود مسعود کے حق میں اور نیز اس کے والدین و بہن بھائیوں کے حق میں دعائے خیر فرما دیں۔

خاکسار قریشی محمد حنیف مبلغ شہر کٹک

۴- ۱۶ر جنوری خاکسار کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مولود کو عمر دراز بخشے سعادتمند اور با اقبال بنائے۔ خاکسار علی محمد مسلم

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ فوت ہو گئی ہے۔ مرحومہ نہایت ہی نیک اور پارسا تھی۔ احمدیت سے خاص انس رکھتی تھی۔ ہماری گاؤں کی عورتوں میں اسکی وجہ سے خاص جوش تھا احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار ضیاء الحق خاں فیروزپور

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۲۸ء

قدیم اقوام میں بیداری کے آثار

منوسمرتی اور ہندو شاستروں کی ضبطی کا مطالبہ

اس امر سے کوئی شخص ناواقف نہیں۔ کہ ہندو ان لوگوں سے جن کو وہ شودر یا اچھوت کے ناپاک نام سے موسوم کرتے ہیں۔ کیسا خلاف انسانیت اور افسوسناک سلوک روا رکھتے ہیں۔ اور یہ معلوم کرنے کے بعد کہ ہندوؤں کو ہندوستان میں جو اکثریت اور اس کی وجہ سے جو اثر ورسوخ اور زائد حقوق حاصل ہیں۔ وہ سب انہی تہی دستاں قسمت کے طفیل ہیں۔ جن کو وہ اس قدر ذلیل اور ناپاک سمجھتے ہیں۔ اس اخلاقی جرم کی نوعیت بہت زیادہ سنگین اور مہیب صورت میں نظر آنے لگتی ہے ہندو شاستروں میں ان لوگوں کے لئے جو خوفناک اور ظالمانہ قوانین بڑی کثرت سے مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کا اندازہ منوسمرتی کے پڑھنے سے لگ سکتا ہے۔ یہی قوانین ان بیچاروں کی پس افتادگی اور ذلت ورسوائی کے لئے ذمہ دار ہیں۔ خدا کا غضب۔ جن راستوں پر پلید سے پلید جانور اور وحشی سے وحشی درندہ بھی گذر سکتا ہے۔ جن تالابوں سے کتے اور بلیاں اپنی آتش عطش فرو کر سکتی ہیں۔ ان راستوں پر سے گذرنے اور ان تالابوں میں سے پانی پینے کی اگر اجازت نہیں۔ تو ان انسانوں کو جو فطری عطایا اور ذہنی وقلبی قوٰے کے اعتبار سے کسی بڑے سے بڑے خاندان کے افراد سے کم نہیں۔

وہ لوگ جن کے دلوں میں بنی نوع انسان کے لئے ہمدردی کے جذبات موجود ہیں۔ اور جو اچھوت اقوام کی اس زبون حالت سے دل ہی دل میں کڑھتے ہیں۔ اور اپنے ان مظلوم بھائیوں کے لئے اپنے دلوں میں درد رکھتے ہیں۔ یہ معلوم کرکے یقیناً خوش ہونگے۔ کہ ان اقوام نے بے غیرتی کی زندگی سے نکلنے کیلئے اب باقاعدہ جدوجہد شروع کر دی ہے۔ اور ہندو دھرم اور اس کے مجموعہ قوانین کے خلاف نہایت مؤثر طریق پر احتجاج کرنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ

"دہلی کے شودروں نے منو شاستر کا ایک نسخہ جلا دیا۔"
(منادی ۱۰ جنوری ۲۸ء)

علاوہ ازیں یہ لوگ کانفرنسیں اور جلسے منعقد کرکے گورنمنٹ اور پبلک سے انصاف اور انسانیت کے نام پر اپیل کر رہے ہیں۔ کہ ان کی اصلاح میں ان کی مدد کی جائے۔ چنانچہ ایسے ہی لوگوں کا ایک اجلاس جالندھر شہر میں اواخر دسمبر میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں:۔

(۱) یہ منڈل حکومت سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہے۔ کہ منوسمرتی اور دیگر ہندو شاستروں کو جن میں ہمارے خلاف لکھکر ہماری ترقی کے راستہ میں سخت روکاوٹیں پیدا کی گئی ہیں۔ بحق سرکار ضبط کیا جائے۔

(۲) سرکاری ملازمتوں میں ہندوؤں نے ہمارے حقوق پر جو قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ حقوق ہندوؤں سے واپس لئے جائیں ہم لوگ سات کروڑ ہندوؤں سے بالکل علیحدہ ہیں۔ اور ہمارا مشن ہندو دھرم کے خلاف ہے۔

(۳) ہمارے جلسوں میں ہندو لوگ آکر ابتری ڈالتے ہیں۔ اور ہم کو تنگ کرتے ہیں۔ حکومت سے استدعا ہے۔ کہ اس کا تدارک کیا جائے۔ (انقلاب ۷ جنوری)

یہ مطالبات جس قدر منصفانہ ہیں۔ اسی قدر درد انگیز بھی ہیں۔ اور ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ ہندوؤں کے ہاتھوں کس قدر ستم رسیدہ ہیں۔ اور بحیثیت رعایا گورنمنٹ سے استمداد کرنے میں حق بجانب ہیں۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ جلد از جلد ان کی مدد کے لئے ہاتھ بڑھائے۔ اور ان کے غصب شدہ حقوق ہندوؤں سے واپس دلائے۔ جب ایک قوم صریح اور عیاں الفاظ میں اپنے آپ کو ہندو دھرم کے خلاف اور ہندوؤں سے بالکل علیحدہ قرار دے رہی ہے۔ تو کیوں اسکو جداگانہ حقوق نہ دلائے جائیں۔ اسے ہندوؤں کے رحم پر چھوڑے رکھنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔

خوشی کی بات ہے۔ کہ مختلف صوبجات کی گورنمنٹیں اپنے اپنے علاقہ کی ادنےٰ اقوام میں بیداری پیدا کرنے اور ان کو تعلیم دلانے کی مناسب کوشش کر رہی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ان اقوام کو ہندوؤں سے علیحدہ قرار دیا جائے۔ تاکہ وہ بھی اپنے حقوق حاصل کر سکیں۔

اس کے متعلق ہم مسلمانوں کو بھی خاص طور پر توجہ دلاتے ہیں۔ کیونکہ اسلام کی زریں تعلیم میں مظلوم کی مدد کرنے کا خاص طور پر حکم ہے۔ ادنےٰ اقوام ہزاروں سال سے نہایت ذلت کی زندگی بسر کرنے کے بعد اب بیدار ہو رہی ہیں۔ اور اسباب کی محتاج ہیں۔ کہ قعر مذلت سے نکلنے کیلئے انکی دستگیری کی جائے پس مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ جہاں تک ہو سکے ان لوگوں کو اٹھائیں۔

بدھوا بواہ شاستر وردھ ثابت کرنیوالے کو انعام

ہندوؤں اور خاص کر آریوں نے بیواؤں کی شادی کرانے پر جس قدر زور دے رکھا ہے۔ وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اس بارے میں کسی کی پرواہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ خواہ وہ وید اور شاستر ہوں۔ یا ان کے مفسر رشی دیانند صاحب۔ اور اب تو حالت یہاں تک پہونچ گئی ہے۔ کہ بیواؤں کی شادی کو شاستر کے خلاف ثابت کرنے والے کو ہزاروں روپیہ انعام دینے کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ۱۴ جنوری کے ملاپ میں "بدھوا بواہ کو شاستر وردھ ثابت کرنے پر پانچ ہزار روپیہ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"کلکتہ میں دہلی کے آیور وید آچاریہ چترسین جی شاستری نے ودھواؤں کو آشیرباد دیتے ہوئے اپنے اس چیلنج کا اعادہ کیا ہے۔ جو انہوں نے شائع کرایا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ بدھوا بواہ کو شاستر وردھ ثابت کرنے والے ہر وقت مجھ سے پانچ ہزار روپیہ لے سکتے ہیں۔ یہ روپیہ میں آج جمع کرانے کو تیار ہوں۔ میں شاستروں کے آدھار پر یہ بات ڈنکے کی چوٹ کہہ رہا ہوں۔ کہ پتا کو کہیں بھی کنیا دان کا ادھیکاری نہیں لکھا ہے۔ ور کی طرح جوان استری بھی اپنا حسب پسند ور چن سکتی ہے۔"

ملاپ جیسے آریہ اخبار میں اس چیلنج کا شائع ہونا حیرت انگیز امر ہے۔ کیونکہ بانی آریہ سماج سوامی دیانند جی صاف اور واضح الفاظ میں اس بات کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ دوسری بار شادی کرنا شاستروں کے خلاف ہے۔ چنانچہ آپ اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں۔

"دوجوں میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا وید آدی شاستروں میں لکھا ہے۔ دوسری بار نہیں۔"

جبکہ سوامی دیانند جیسا شاستروں کا ماہر یہ فیصلہ دے چکا ہے۔ تو آریوں کے لئے بدھوا بواہ کو شاستر وردھ ثابت کرنے میں کوئی زیادہ محنت اور مشقت برداشت نہیں کرنی پڑے گی۔ انہیں چاہئے کہ جلد سے جلد چترسین جی کے چیلنج کو منظور کرکے پانچہزار کی رقم وصول کرلیں۔

کیا آریہ صاحبان اس کے لئے تیار ہونگے۔ اگر نہیں۔ تو کیا وہ یہ اعلان کریں گے۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں سوامی دیانند جی نے بدھواؤں کے بیاہ کے متعلق شاستروں کے حوالہ سے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ غلط ہے۔

آریہ سماج اپنے طریق عمل پر غور کرے

روزانہ اخبار "ہمیشم" لاہور (۱۱ جنوری) لکھتا ہے:۔

"ایک طرف آریہ سماج غیر ہندوؤں کو ملانے کی غرض سے جات پات توڑ کر ہندو قوم سے بہت کچھ علیحدگی سی اختیار کر رہا ہے۔ اور دوسری جانب نومسلم لوگ آریہ سماج چھوڑ کر پھر دائرہ اسلام میں واپس جا رہے ہیں۔ اب تک ایسے کئی واقعات ہو چکے ہیں۔ اب تازہ خبر ہے۔ کہ "شیخ انعام الحق" جو "مہاشہ پریم چند" کے نام سے آریہ سماجی ہو گئے تھے۔ وہ دہلی میں پھر مسلمان ہو گئے ہیں۔ یہ مہاشہ جی آل انڈیا نو آریہ کانفرنس دہلی کی مجلس استقبالیہ کے صدر اور آریہ رکھشنی سبھا کے سکرٹری تھے۔ اور اخبار تیج میں بھی کچھ کام کرتے تھے۔ اب وہ مسلمان ہو کر آریہ سماج کے خلاف بہت کچھ اظہار خیالات کرتے ہوئے دوسرے دھرم پال عبدالغفور ثابت ہو رہے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ بہت سے نو آریہ لوگ آریہ سماج سے بیزار ہو رہے ہیں۔ ان باتوں کا اثر پبلک پر بہت خراب پڑتا ہے۔ اور یہ حالت آریہ سماج کو اپنے طریق عمل پر از سر نو غور کرنے کی طرف متوجہ کرتی ہے۔"

آریہ سماج اپنے طریق عمل پر از سر نو غور کرنے کی طرف متوجہ ہو یا نہ ہو۔ دنیا پر یہ ثابت ہو چکا ہے کہ آریہ سماج دوسرے مذاہب کے لوگوں کو ہضم کرنے کی قطعاً طاقت نہیں رکھتی ہے۔ اور وہ اس بارے میں اپنی ناقابلیت اور نااہلیت کا ثبوت کئی بار دے چکی ہے۔ اور اب کسی کو اس کے متعلق کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

آریوں کو چیلنج

مہاشہ پریم چند کے متعلق "تیج" نے جو دروغ بیانی کی اسی کو لیکر "پرتاپ" (۱۱ جنوری) لکھتا ہے:۔

"احمدیوں نے اس شخص کو خاص اغراض کے ساتھ آریہ سماج میں بھیجا تھا۔ آریہ سماج میں رہتے ہوئے بھی اس کی خط و کتابت جاری رہی۔ اور اس کا ایک خط بھی پکڑا گیا۔ جس سے آریہ پرشوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ یہ کس کام کے لئے آریہ سماج میں آیا تھا۔ اس نے اس امر کا اقبال بھی کیا تھا۔ کہ میں یہ کام کرنے کے لئے آیا تھا۔ جب آریہ پرشوں کو اس کی حقیقت معلوم ہو گئی۔ تو وہ ان کی نگاہ میں گر گیا۔"

ہم تمام آریہ سماجیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ثابت کریں۔ مہاشہ پریم چند کو احمدیوں نے خاص اغراض کے ماتحت آریوں میں بھیجا تھا یہ قطعاً غلط اور آریوں کا دروغ بے فروغ ہے۔ ہم جب جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کھلے میدان میں ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور جب بھی وہ ہمارے مقابلہ پر آئی ہے۔ ہمیشہ شکست اور ناکامی کا منہ اسے دیکھنا پڑا ہے۔ تو پھر ہمیں ایسے طریق اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جنہیں ہم سخت معیوب اور ناپسندیدہ خیال کرتے ہیں۔ اگر آریوں کے پاس اپنے دعوے کے متعلق کوئی ثبوت ہو۔ تو پیش کریں۔ ورنہ اس قسم کی غلط بیانیوں پر شرمسار ہونا چاہیئے۔

شیعہ اصحاب سے

ہمیں براہ راست بھی ایک صاحب کی طرف سے جو ہماری جماعت میں داخل نہیں اطلاع پہونچی تھی۔ اور اب اخبار زمیندار (۱۴ جنوری) میں ایک مضمون "کانپور میں شیعوں کی اشتعال انگیزی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے "۲۵-۲۶ اور ۲۷ دسمبر ۱۹۲۷ء کو شیعہ مشن کا زبردست سالانہ جلسہ تھا۔ اس جلسہ میں حضرات اہل اسلام یعنی اہل سنت اہلحدیث و جماعت احمدیہ پر نہایت ناپاک حملہ کیا گیا۔ باستثنا خواجہ غلام حسین صاحب جملہ مقررین یعنی علامہ علی الحائری و محمد سبطین و رضا علی بدایونی و لکھنوی حضرات نے اسلام کے خلاف خوب زہر افشانی سے کام لیا۔"

ایسے وقت میں جبکہ شیعہ اصحاب تمام مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی ضرورت تسلیم کر چکے ہیں۔ اور ان کے سرکردہ اصحاب و اخبارات بڑی عمدگی و خوبی کے ساتھ مسلمانوں کو متحد ہونے کی تحریک کر رہے ہیں۔ کانپور کے جلسہ میں جو روش اختیار کی گئی۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور اس کی طرف ہم ان شیعہ حضرات کو توجہ دلاتے ہیں۔ جو موجودہ نازک حالت کا احساس رکھتے اور دل سے چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان ایک دوسرے پر ناپاک حملے کرنے کی بجائے اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ناپاک حملے کرنیوالوں کے مقابلہ میں متحد ہو جائیں۔

بے شک ایک دوسرے کے عقائد کے متعلق گفتگو ہو بحث و تمحیص ہو لیکن برادرانہ نہ کہ معاندانہ اور شریفانہ نہ کہ غیر شریفانہ تاکہ آپس میں عداوت اور دشمنی کے جذبات پیدا نہ ہوں۔ بلکہ محبت اور آشتی کے تعلقات مضبوط ہوں۔

ہندوؤں میں طلاق

مسئلہ طلاق پر سب سے زیادہ اعتراض کرنیوالے عیسائی پادری تھے۔ لیکن اب ان کے اپنے ممالک کی یہ حالت ہے۔ کہ ہر سال طلاقوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور سرکاری طور پر طلاق دلانے والے محکمے موجود ہیں۔ عیسائیوں کے بعد اس مسئلہ پر معترض ہونیوالے ہمارے آریہ بھائی ہیں۔ جو اگرچہ ابھی تک زبانی طور پر تو اعتراض ہی کرتے ہیں۔ لیکن عملی لحاظ سے اس کی ضرورت کا احساس کر رہے ہیں۔ اور اس پر ان میں عمل بھی شروع ہو گیا ہے چنانچہ ۱۴ جنوری ۲۸ء کے اخبار آریہ گزٹ میں ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"ایک ۲۳ سالہ جوان تندرست ہندی پڑھی لکھی کشیدہ کاری کا کام جاننے والی۔ گھر کے کام کاج میں ہوشیار ایسی سارسوت براہمن دواہت لڑکی کے لئے ایک تعلیم یافتہ اور معقول آمدنی رکھنے والے قابل ور کی ضرورت ہے۔ انمل بے جوڑ شادی ہو جانیکے سبب اپنے پتی سے تیاگی جا چکی ہے۔"

کیا کوئی آریہ مہاشہ بتائیں گے۔ کہ "اپنے پتی سے تیاگی جا چکی ہے" کا کیا مطلب ہے۔ ہمارے نزدیک یہی طلاق ہے۔ جسکی اجازت اسلام نے رکھی ہے۔ اور جس پر آجتک ہندو اور آریہ اعتراضات کرنے کے باوجود خود عمل کر رہے ہیں۔

ہندوؤں کی زر پرستی

مال و دولت سے محبت اور الفت میں ہندو اس قدر ترقی کر گئے ہیں۔ کہ وہ ان عام اصلاحی تحریکوں کی بھی مخالفت شروع کر دیتے ہیں۔ جن کا نفاذ ہندوستان جیسے غریب ملک میں نہایت ضروری ہے۔ اور اپنے معمولی سے معمولی منافع کو بھی بنی نوع انسان کے فائدہ کی خاطر چھوڑ نہیں سکتے۔ پھر ہندوؤں میں سے بنیوں اور ساہو کاروں کا فرقہ تو اس خود غرضی میں بہت ہی نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ ان لوگوں کی حالت کا نقشہ ملاپ (۱۳ جنوری) میں بالفاظ ذیل کھینچا گیا ہے۔

"آپ لوگ عزت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے روپیہ پیسہ کا زیادہ خیال کرتے ہیں۔ آپ لوگ بعض دفعہ اس قدر کنجوسی سے کام لیتے ہیں۔ کہ دس ہزار روپیہ کی آمدنی حاصل کرنے کیلئے ایک روپیہ صرف نہیں کر سکتے۔"

حال ہی میں اس قسم کے لوگوں نے لائل پور میں جمع ہو کر ایک کانفرنس منعقد کی۔ اس کی کارروائی جو ملاپ (۱۳ جنوری) نے شائع کی ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں کے اندر خود غرضی یہانتک سرایت کر چکی ہے۔ کہ وہ تحریکیں جو ہندوستانیوں کے مفاد کیلئے گورنمنٹ نے جاری کی ہیں۔ ان کو محض اس لئے نہیں بھاتیں کہ انکی موجودگی میں انکو اپنی من مانی کارروائیاں کرنے اور غریب فاقہ کش زمینداروں کا خون چوسنے کا موقعہ نہیں مل سکے گا۔

نا حکومت پنجاب نے زمینداروں کا سسٹم جاری کر کے پنجاب کے زمینداروں پر جو احسان کیا ہے۔ وہ ہر ایک محب ... ان کے نزدیک قابل قدر ہے مگر اس کانفرنس میں یہ بیان کرتے

امراؤ پریذیڈنٹوں کے فرائض

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ر جنوری سنہ ۱۹۲۸ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے اس جلسہ سالانہ کی تقریروں میں جماعتوں کے امراء، پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ جماعت کی ہر پہلو سے نگہداشت کرنے پر زیادہ توجہ دیا کریں۔ اور جماعت کی حالت کی اصلاح کریں۔ اور درحقیقت ایک مقامی امیر کی ضرورت اور حقیقی ضرورت یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی

مقامی جماعت کی تربیت

کا کیا خیال رکھے۔ علاوہ اس کے ہماری جماعت کے قیام کی غرض چونکہ تعلق باللہ اور شفقت علی خلق اللہ کا

زریں اصل

جس مذہب نے قائم کیا ہے۔ اسے دنیا میں پھیلانا ہے۔ اس لئے بھی ہماری جماعت کے افراد کی دوسروں کی نسبت تربیت زیادہ ضروری ہے۔ اور ہمیں اس کی طرف خاص توجہ دینے کی دو وجہ سے ضرورت ہے۔ اول تو اس لئے کہ یہ ہمارا فرض ہے۔ اور ہمیں اس کو پورا کرنا چاہیئے۔ دوسرے اس لئے بھی کہ ہمارے لئے اس کے راستہ میں زیادہ مشکلات ہیں۔ دوسری اقوام کو تربیت کے لئے جتھے اور اپنی تعداد کا جو فائدہ حاصل ہے۔ وہ ہماری جماعت کو نہیں۔ وہ لوگ سینکڑوں ہزاروں سال سے ایک سلک میں منسلک چلے آرہے ہیں۔ اور ان کے ہم قوم ان کی آواز کو حقارت سے نہیں دیکھ سکتے۔

ایک ہندو کیلئے

یہ نہایت ہی مشکل ہے۔ کہ وہ ہندو رہکر ہندو تمدن اور ہندو رسوم کا مقابلہ کرے۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ وہ تبدیل مذہب کرے۔ لیکن ہندو رہکر اگر وہ ہندو تمدن کی مخالفت کرے۔ تو وہ ہندوؤں میں نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح

ایک مسلمان کے لئے

بہت مشکل ہے۔ کہ وہ مسلمان بھی رہے۔ اور اپنی قوم کی آواز پر کان نہ دھرے۔ گو مسلمانوں میں بدقسمتی سے قومیت کا مادہ بہت کم ہے۔ جس کی وجہ سے قومی آواز کو ٹھکرانے والے زیادہ پائے جاتے ہیں۔ میں اس وقت وہ وجوہ بیان کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔ جن کی وجہ سے مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ مگر اس میں شک نہیں۔ مسلمانوں میں ایسے لوگ بہت زیادہ ہیں۔ پھر

ایک عیسائی کے لئے

عیسائی برادری کے خلاف چلنا آسان نہیں۔ غرض ان قوموں میں رشتہ داریوں اور تعلقات کا جال اس طرح پھیلا ہؤا ہے۔ کہ کسی کے لئے اس سے نکلنا نہایت ہی مشکل ہوتا ہے۔ مگر ہمارے معاملہ میں یہ حالت نہیں۔ ہماری جماعت بالکل نئی جماعت ہے۔ تعداد ابھی تھوڑی ہے۔ اور پھر یہ کوئی نیا مذہب بھی نہیں۔ اسلام کو ہی از سر نو قائم کرنے کا نام احمدیت ہے۔ اس وجہ سے اس کی ظاہری عبادات میں اور دوسرے فرقوں کی ظاہری عبادات میں کوئی فرق نہیں نظر آتا۔ دوسروں کی طرح ہی احمدی نماز پڑھتا ہے۔ روزہ رکھتا ہے۔ حج کرتا ہے۔ زکوٰۃ دیتا ہے۔ اور اگر کوئی فرق ہے تو ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔ اس لئے احمدی کے لئے دوسروں کے ساتھ میل جول میں کوئی دقت نہیں پیش آتی۔ اول تو کسی بڑے شہر میں ۳۰ یا ۴۰ آدمیوں کی ایک جماعت کی ہستی ہی کیا ہے۔ لیکن اگر کوئی

قومی معاملات

میں بغاوت کرے۔ اور کہے میں تمہارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ تو اس کو ڈر کیا ہے۔ اگر کوئی احمدی کسی سے بدمعاملگی کرتا ہے۔ جماعت اس کو روکتی ہے۔ اور کہتی ہے وہ ایسا نہ کرے۔ تو وہ انکار کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ میں تم سے تعلق نہیں رکھتا۔ تو جماعت اس کا کیا بگاڑ سکتی ہے۔ اس کے لین دین کے تعلقات۔ رشتہ داریاں دوسروں سے ہوتی ہیں۔ اس لئے اسے کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ پس ہمارے لئے بہت سی مشکلات ہیں۔ کیونکہ جو کام دوسرے لوگ محض قومی دباؤ سے لے لیتے ہیں۔ اس کیلئے ہمیں قومی دباؤ کے علاوہ تدبر۔ نرمی اور کئی دوسرے ذرائع سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کئی راہیں اختیار کرنی پڑتی ہیں۔ پس ہمارے امیروں وغیرہ کو یہ خیال بھی ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارا کام دوسروں کی نسبت بہت مشکل ہے۔ اس لئے ہمیں بیداری کی بھی زیادہ ضرورت ہے۔ مگر دیکھا یہ جاتا ہے۔ کہ ہماری جماعتوں کے

امراء اور پریذیڈنٹ

ابھی تک اس کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ وہ صرف اتنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ کسی میٹنگ میں آکر رائے دیدی۔ جماعت کی اصلاح۔ لڑائی جھگڑا۔ فتنہ فساد کا انسداد۔ جماعت کے اخلاق کی نگرانی۔ جماعت کے بچوں کی تربیت کا خیال رکھنا اپنا فرض نہیں سمجھتے۔ اس کے لئے کہتے ہیں قادیان سے واعظ آنے چاہئیں۔ مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ

واعظ کا کام

تو حق بتانا ہوتا ہے۔ آگے کوئی حق ادا کرتا ہے۔ یا نہیں یہ دیکھنا امیر کا کام ہے۔ واعظ کی حیثیت ایسی ہوتی ہے جیسے قانون بیان کرنے والے کی۔ ایک وکیل قانون بتاتا ہے۔ مگر اس پر عمل کرانا پولیس کا کام ہے۔ واعظ کا کام تو اتنا بتانا ہے۔ کہ اسلام نے یہ یہ حقوق رکھے ہیں۔ آگے سیکرٹریوں پریذیڈنٹوں اور امیروں کا کام ہے۔ کہ وہ دیکھیں ان حقوق اور فرائض کے مطابق لوگ زندگی بسر کرتے ہیں۔ یا نہیں پس

اصل نقص

یہی ہے۔ کہ امیروں۔ پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں نے ابھی تک اپنی ذمہ داریوں کو سمجھا نہیں۔ حالانکہ سب سے پہلا فرض ان کا یہ ہے کہ دیکھتے رہیں۔ لوگ حقوق العباد ادا کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ جس طرح وہ مالی حالت کے متعلق دیکھتے ہیں کہ لوگ چندے باقاعدہ ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ اسی طرح انہیں یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ دوسرے مذہبی فرائض بھی ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ جس طرح وہ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ لوگ سلسلہ کی محبت میں ترقی کر رہے ہیں یا نہیں۔ اسی طرح انہیں یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ لوگ اولاد کی نگہداشت کرتے ہیں یا نہیں۔ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ معاملات میں صفائی رکھتے ہیں۔ یا نہیں۔ وعدہ خلافی اور بدمعاملگی تو نہیں کرتے۔ کسی کا روپیہ تو نہیں کھا جاتے۔ کیونکہ جب تک تمام پہلوؤں کے لحاظ سے جماعت ممتاز نہ ہو جائے۔ اور ہر رنگ میں جماعت نکمیں کو نہ پہونچ جائے۔ اس وقت تک ایک

قومی کیریکٹر

اور ایک کیریکٹر قائم نہیں ہو سکتا۔ جس کو دیکھکر لوگ محسوس کریں۔ کہ یہ فلاں قوم ہے۔ اور جب تک ایک ممتاز کیریکٹر نہ قائم ہو جائے۔ اس وقت تک عمل سے لوگوں کو ہم اپنی طرف نہیں کھینچ سکتے۔ صرف زبان سے کھینچ سکتے ہیں مگر

زبان کا کھینچا ہوا

کبھی مقید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دلیل سے عقل کو تسلی دی جا سکتی ہے۔ نفس کو تسلی نہیں دی جا سکتی۔ نفس مشاہدہ چاہتا ہے۔ کسی کو دلیل سے یہ تو بتا سکتے ہیں۔ کہ جھوٹ بُرا ہے۔ مگر اس سے وہ جھوٹ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو جائیگا۔ بہت سے لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جھوٹ بُرا ہے۔ مگر باوجود اس کے جھوٹ بولتے ہیں۔ اسی طرح چوری ہے۔ اس کے متعلق دلائل سے یہ تو منوا سکتے ہیں۔ کہ چوری بُرا فعل ہے۔ مگر اس طرح چوری کرنا چھڑا نہیں سکتے۔ کئی لوگ چوری کو بُرا سمجھتے ہیں مگر اس کے ارتکاب سے باز نہیں رہتے۔ اس قسم کی باتیں جس طرح چھڑائی جا سکتی ہیں۔ وہ

عملی پہلو

ہے۔ اگر ہم عملی طور پر ایسے لوگوں کی مدد کریں۔ اور انہیں بتائیں۔ کہ کس طرح ایسی باتوں کو چھوڑا جا سکتا ہے۔ تب وہ چھوڑیں گے۔

اس کا

بہترین طریق

یہی ہے۔ کہ امراء اور پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی کتابوں کا درس دیں۔ یہ محض وعظ نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ اپنے اندر مشاہدہ رکھتا ہے۔ قرآن کریم وعظ نہیں۔ بلکہ وہ

مشاہدات پر حاوی

ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی کتب مشاہدات پر مبنی اور مشاہدات پر حاوی ہیں۔ ایک عام واعظ تو یہ کہتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں یہ لکھا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے انبیاء یہ نہیں کہتے۔ کہ فلاں جگہ یہ لکھا ہے۔ بلکہ وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے دل پر یہ لکھا ہے۔ ہماری زبان پر یہ لکھا ہے۔ ان کا وعظ ان کی سوانح عمری ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی کتب پڑھنے سے واعظ والا اثر انسان پر نہیں پڑتا۔ بلکہ مشاہدہ والا اثر پڑتا ہے۔ جس طرح دعا نماز کا مغز ہے۔ اسی طرح انبیاء کی کتب میں

نصیحت کا مغز

ہوتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ اور اس کے انبیاء کے کلام میں پایا جاتا ہے۔

جلسہ کے موقعہ پر میں نے بیرونی جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹوں سے مطالبہ

کیا تھا۔ کہ وہ جنوری کے اندر اندر قرآن کریم کا درس اپنے ہاں دینے کا انتظام کر کے مجھے اطلاع دیں۔ مگر اس وقت تک صرف تین چار جگہ سے اطلاع آئی ہے۔ حالانکہ انجمنوں کی تعداد تین چار سو کے درمیان ہے۔ اور جہاں ابھی تک باقاعدہ انجمنیں نہیں۔ وہاں بھی جماعت کی تربیت اور اس کی اصلاح کے لئے انجمنیں بنانی چاہئیں۔ اس وقت کئی انجمنیں مالی لحاظ سے بنائی گئی ہیں۔ جن میں دس دس بیس بیس گاؤں شامل ہوتے ہیں۔ بے شک مالی لحاظ سے یہ انجمن رہے۔ لیکن

جماعت کی تربیت

کے لحاظ سے ہر گاؤں کی الگ انجمن ہونی چاہیئے کیونکہ درس کے لئے کئی گاؤں کے لوگ روزانہ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ اور نہ دوسرے اصلاحی امور کے متعلق نگرانی ہو سکتی ہے۔ پس ہر گاؤں میں جہاں احمدی ہوں انجمن ہونی چاہیئے۔ میرے خیال میں سو کے قریب ایسی انجمنیں ہیں۔ جو کئی کئی گاؤں پر مشتمل ہیں۔ ان کو تربیت کے لحاظ سے اپنا

نیا انتظام

قائم کرنا چاہیئے۔ اور ہر جگہ اپنی انجمن بنائی جائے۔ اس انجمن کو مالی معاملات سے تعلق نہ ہو۔ مالی صورت پہلے کی طرح ہی رہے۔ مگر درس تدریس اور جماعت کی تربیت کے لئے ہر جگہ کا اپنا علیحدہ انتظام ہو۔ کیونکہ یہ کام کئی گاؤں کا اکٹھا نہیں ہو سکتا۔ جہاں دو آدمی بھی احمدی ہوں وہاں تربیت کے متعلق انتظام کی ضرورت ہے۔ اگر جمعہ دو آدمی کا ہو سکتا ہے۔ اور ہمارا یہی مذہب ہے۔ کہ ہو سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ قرآن کریم کا درس اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس نہ ہو سکے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دو یا دو سے زیادہ مسلمان ہوں۔ وہ جماعت ہیں۔ اور جہاں دو مسلمان ہوں۔ وہاں جمعہ کی نماز ہو سکتی ہے۔ پس جہاں

دو احمدی

ہوں۔ وہاں ان کی انجمن بھی ضرور ہونی چاہیئے۔ جو اصلاحی کام کرے۔ روزانہ نماز اور جمعہ کی نماز میں یہی فرق ہے۔ کہ جو لوگ فاصلہ پر رہنے کی وجہ سے روزانہ نمازوں میں شامل نہ ہو سکیں۔ وہ جمعہ کے دن مل کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اور ہفتہ میں کم از کم ایک دفعہ اکٹھے ہو کر اور آپس میں مل کر پاکیزگی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی حال درس کا ہے۔ اگر روزانہ اس کے لئے لوگ جمع نہ ہو سکیں۔ تو ہفتہ میں ایک بار ہی جمع ہو جایا کریں۔ اور ایک بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس کے لئے اکٹھے ہو جایا کریں۔ اس طرح ہفتہ میں دو بار جمع ہو سکیں گے۔

پس میں ہر جگہ کے سکرٹریوں امیروں اور پریذیڈنٹوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ

جنوری میں ہی

مجھے اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے قرآن کریم کے درس اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے درس کے لئے کیا انتظام کیا ہے۔ چاہیئے کہ جہاں جہاں امیر مقرر ہوں۔ وہ خود درس دیں۔ اور اگر کوئی نہ دے سکے۔ تو مجھ سے اجازت لیکر کسی اور کو مقرر کیا جائے۔ تا ایسا نہ ہو۔ امراء سستی اور غفلت سے کام لیکر اپنا کام دوسروں پر ڈالدیں۔ ہر شخص کو اپنا فرض آپ ادا کرنا چاہیئے۔ مجبوری کی حالت جدا ہوتی ہے۔ مگر خود

مجبوری بنالینا

درست نہیں ہے۔ پس امراء اور پریذیڈنٹوں کو چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد اس بارے میں مجھے اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ یا نہیں۔ اور اگر خود یہ کام نہیں کر سکتے۔ تو لکھیں۔ کہ ان وجوہات سے وہ یہ کام نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد اگر میں مناسب سمجھوں گا تو کوئی دوسرا آدمی درس دینے کے لئے مقرر کر دوں گا۔

یہاں

قادیان میں

درس اور خطبہ جمعہ تو ہوتا ہے۔ مگر میرے خیال میں ایک نقص ہے۔ اور وہ یہ کہ یہاں محلہ وار کمیٹیاں نہیں ہیں۔ یہاں لوکل انجمن قائم ہے۔ مگر وہ نام کی ہی انجمن ہے۔ کبھی کبھی ہوتی ہے۔ حالانکہ یہاں ایسی انجمن کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ کیونکہ دوسری جگہوں کی نسبت یہاں زیادہ لوگ جمع ہیں۔ پھر باہر کی نسبت یہاں بہت امن ہے۔ اور امن میں شرارت اور فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ یہاں

ہر محلہ میں انجمن

بننی چاہیئے جس کا فرض ہو۔ کہ اپنے محلہ کے لوگوں کی تربیت کرے۔ جو لوگ معاملات میں خرابی پیدا کریں۔ ان کی اصلاح کرے۔ جو نمازوں اور دوسرے دینی کاموں میں سستی کریں۔ ان کی نگرانی کرے۔ اب یہاں باقاعدہ محلے بن گئے ہیں۔ کمیٹی کے لحاظ سے جو میونسپل ایریا مقرر کیا گیا ہے۔ اسی کو محلہ سمجھکر اس میں علیحدہ انجمن بنائی جائے۔ جس کا ایک امیر ہو۔ اور دو تین اس کے ساتھ سیکرٹری ہوں۔ جو مختلف معاملات کی نگرانی کریں۔ اگر یہاں درس سننے اور جمعہ پڑھنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کئی لوگ اور بھی درس دیتے ہیں۔ حافظ روشن علی صاحب قرآن اور حدیث پڑھاتے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ پس ہر محلہ میں امیر مقرر ہونے چاہئیں۔ ان محلوں کے لوگ مشورہ کر کے مجھ سے

اجازت لیں۔ اور امیر کے ساتھ دو چار اور آدمی مقرر کریں۔ جو محلہ کے معاملات۔ اولاد کی تربیت۔ اور دوسرے کاموں کی نگرانی کریں یہاں چونکہ احمدی جماعت کے طور پر رہتے ہیں۔ اس لئے آپس میں تمدنی اور معاشرتی دباؤ بھی رکھتے ہیں۔ اس لئے معاملات کی اصلاح کرنے میں ایک حد تک آسانی بھی ہے۔

میں یہ بھی دیکھتا ہوں۔ کہ بہت سی جماعتیں ابھی ایسی ہیں جنہوں نے تعلیم و تربیت اور تبلیغ کے سکرٹری مقرر نہیں کئے۔ چونکہ اس سے بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ

تین ماہ کے اندر اندر

اگر تمام جماعتیں اپنے تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے سکرٹری مقرر کرکے متعلقہ دفتر میں اطلاع نہ بھیجینگی۔ تو پھر ان کے عہدیدار یہاں سے مقرر کئے جائیں گے۔ اور ان کا

حق انتخاب

چھین لیا جائیگا۔ آج کل ہندو مسلمان گورنمنٹ سے لڑتے ہیں کہ وہ انہیں انتخاب کا حق نہیں دیتی۔ مگر ہم اپنی جماعت کے لوگوں کو انتخاب کا حق دیتے ہیں۔ اور وہ اسے استعمال نہیں کرتے۔ پس جو انجمن اب بھی توجہ نہ کرے گی۔ اس کے لئے یہاں سے آدمی مقرر کئے جائیں گے۔ اور انتخاب کا حق چھین لیا جائے گا۔ کسی کام پر

کسی آدمی کو مقرر کرنے سے

بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اسے مقرر ہونے پر شرم ہی آجاتی ہے۔ اس لئے وہ کہتا ہے۔ کچھ تو کام دکھاؤ۔ اور اگر سارا سال وہ کوئی کام نہ کرے۔ تو مجلس شوریٰ سے ایک مہینہ قبل تو ضرور کام کرتا ہے۔ تاکہ مجلس میں کچھ کام پیش کرسکے۔ اب دیکھو ۱۲ مہینے بالکل کام نہ کرنا اچھا ہے۔ یا ایک مہینہ کام کرنا اور گیارہ مہینے نہ کرنا اچھا ہے۔ پھر مجلس شوریٰ سے واپس جانے کے بعد ایک مہینہ تک کام کیا جاتا ہے۔ کیونکہ تازہ تازہ جوش ہوتا ہے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ سے ایک مہینہ قبل اور ایک مہینہ بعد بھی وہ لوگ کام کرتے ہیں۔ جو عام طور پر سستی دکھاتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں کی تربیت ہوتی رہے۔ تو وہ زیادہ کام کرنے لگ جائیں گے۔ پس ہر جماعت میں

کام کرنے کے ذمہ وار لوگ

ہونے چاہئیں۔ اس کے لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ تین ماہ کے اندر اندر ہر ایک جماعت اپنا تبلیغ اور تعلیم و تربیت کا سیکرٹری مقرر کرکے اطلاع دے۔ ورنہ یہاں سے مقرر کئے جائیں گے۔ اور ان کا انتخاب کا حق چھین لیا جائے گا۔ جس پر شکوہ شکایت کا انہیں کوئی حق نہ ہوگا۔

مرشد صادق

از جناب مفتی محمد صادق صاحب

قیام خلافت منشائے الٰہی

ہمارا جلسہ سالانہ بہت کامیابی سے انجام پذیر ہوا۔ پہلے کی نسبت حاضرین کی تعداد زیادہ تھی۔ اور بہت سے برکات اور فیوض احباب کو حاصل ہوئے۔ لیکچروں میں بہت سے لطائف اور دقائق احباب نے سنے۔ مگر جس امر کی طرف میں اس وقت ناظرین اخبار کو خصوصیت سے متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کا فرمودہ ایک نکتہ معرفت ہے جس میں مولانا صاحب نے حدیث سے ثابت کیا۔ کہ جو خلافت ما شدہ مسیح موعودؑ کے بعد قائم ہونے والی ہے وہ پہلی خلافت کی طرح چار پر ختم ہونے والی نہ ہوگی۔ بلکہ ہمیشہ جاری رہے گی۔ یہ ایک حکمت الٰہیہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر آپ کے دفن ہونے سے قبل ہی اس سلسلہ میں خلافت قائم ہوگئی۔ اور تمام جماعت کے پورے اتفاق کے ساتھ ہوئی۔ اگر کسی کو خلافت کے خلاف کوئی خیال پیدا بھی ہوا۔ تو ایسے وقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت نور الدین رضؓ جیسا بے نفس انسان اس بات کے کہنے پر مجبور ہوگیا۔ کہ اب کوئی شخص یہ کرتہ میرے گلے سے اتار نہیں سکتا۔ وہ انتخاب گو بظاہر انسانوں کا تھا۔ مگر دراصل اس میں منشائے الٰہیہ اور خدائی ہاتھ کام کر رہا تھا۔ تاکہ یہ ثابت ہوجائے۔ کہ اس سلسلہ میں قیام خلافت ضروری ہے۔ حضرت مولانا صاحب کی خلافت کے متعلق بعض لوگوں کا بعد میں خیال ہوگیا تھا۔ کہ چونکہ ہم نے انہیں خلیفہ مقرر کیا ہے۔ اس واسطے یہ خلیفہ ہوگئے۔ پس خلافت ثانیہ کے وقت ایسے لوگوں نے مخالفت اختیار کی۔ اور مطلق قیام خلافت ہی کے منکر ہوئے۔ یہ اس لئے ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ دکھانا چاہتا تھا۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ انسان نہیں بناتا۔ جس کو خدا نے اس غرض کے واسطے پسند کیا۔ دلوں کو اس کی طرف پھیر دیا۔ اور باوجود بعض کی مخالفت کے وہ خلیفہ بن گیا۔

چونکہ خلافتِ ثانیہ کی مخالفت بعض اپنوں نے ہی کی اور اس کے خلاف اپنا سارا زور لگایا۔ اس واسطے اس کی صداقت اور حقانیت ابتدا میں دعویٰ مسیح موعود کی طرح پہلی رات کے چاند کی مثال رکھتی تھی۔ جو سب کو نظر نہیں آتا۔ اور اس کی صداقت اور حقانیت کے واسطے بڑے بڑے نشانات اور خوارق کے ظہور کا وقت ہنوز آگے ہوتا ہے۔ خلافتِ ثانیہ کے ابتدائی سالوں میں مجھے غیر ممالک میں جانے کا حکم ہوگیا۔

اور جب سات سال کے بعد میں واپس دارالامان پہنچا۔ تو سلسلہ کی ترقی جو اس عرصہ میں ہوئی۔ وہ ایسی بیّن اور نمایاں صورت اختیار کئے ہوئے تھی۔ جیسا کہ چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات میرے دل میں خیال آیا۔ کہ اس پر ایک مضمون لکھوں۔ مگر فرائض منصبیہ کی مصروفیتوں سے فرصت نہ ہوسکی۔

خلیفۃ المسیح کا بچپن

چونکہ عاجز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت ۱۸۹۳ء کے اخیر میں کرلی تھی۔ اور اس وقت سے ہمیشہ آمدورفت کا سلسلہ متواتر جاری رہا۔ میں حضرت اولوالعزم مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان کے بچپن سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ کس طرح ہمیشہ ان کی عادت حیاء اور شرافت اور عقیدت اور دین کی طرف متوجہ ہونے کی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دینی کاموں میں بچپن سے ہی ان کو شوق تھا۔ نمازوں میں اکثر حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ جامع مسجد میں جاتے۔ اور خطبہ سنتے۔ ایک دفعہ مجھے یاد ہے۔ جب آپ کی عمر دس سال کے قریب ہوگی۔ آپ مسجد اقصیٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ نماز میں کھڑے تھے۔ اور پھر سجدہ میں بہت رو رہے تھے۔ بچپن سے ہی آپ کو فطرتاً اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ خاص تعلق محبت تھا۔

حضرت خلیفہ اوّل کا احساس

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ جس طرح کی محبت اس وجود کے ساتھ کرتے تھے۔ اور اس کے بچپن میں بھی جس قدر ادب اور احترام آپ کا کرتے تھے اس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ حضرت مولوی صاحب کو اپنی فراست مومنانہ اور کشف ولیانہ سے محسوس و مشہود ہو رہا تھا۔ کہ یہ بچہ منشائے الٰہی کے ماتحت کس منصب عالی کے واسطے طیار کیا جا رہا ہے۔ ایک دفعہ ہم سب ہم سفر تھے۔ (حضرت مسیح موعودؑ ساتھ نہ تھے) ایک ریل کے اسٹیشن پر ہم گاڑی کے اندر بیٹھے ہوئے کچھ کھا رہے تھے۔ حضرت مولٰنا نور الدین صاحب۔ عاجز۔ پیر سراج الحق صاحب۔ ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب اور چند اور اصحاب تھے۔ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کہیں پلیٹ فارم پر پھر رہے تھے۔ جب آپ گاڑی کے اندر آئے تو بظاہر ان کے بیٹھنے کے واسطے جگہ نہ معلوم ہوتی تھی۔ حضرت مولانا فوراً اپنی جگہ سے اٹھکر نیچے بیٹھ گئے۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنی جگہ پر بٹھایا۔ مولوی صاحب کو نیچے بیٹھا دیکھکر ہم سب کھڑے ہوگئے اور جگہ نکال کر باصرار حضرت مولوی صاحب کو اوپر بٹھایا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے واسطے تو جگہ بہرحال بن ہی جاتی

ضرورت ہوئی تو ہم میں سے ہر ایک بخوشی اپنی جگہ چھوڑ دیتا لیکن پیشتر اس کے کہ اور کوئی اٹھتا۔ جس پھرتی اور جلدی سے حضرت مولوی صاحب نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی۔ بلکہ نیچے بیٹھ گئے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہی ادب اور عاجزی اور بے نفسی کی روح تھی جس نے حضرت مولانا کو حضرت مسیح موعود کا جانشین بنا دیا۔

شعائر اللہ کا ادب

اس جگہ اس امر کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا فرمایا کرتے تھے۔ کہ میری یہ اولاد بھی شعائر اللہ میں داخل ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی پیدائش سے قبل ان کے متعلق پیشگوئیاں کیں۔ اور وہ خدا کے نشان ہیں۔ اور شعائر اللہ کا ادب ہر مومن اور متقی کا فرض ہے۔ بے ادب انسان اپنی بے ادبی اور گستاخی کے سبب خدا کے پیاروں کا کچھ نقصان نہیں کرسکتا۔ لیکن خود اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے میاں شریف احمد صاحب کو جبکہ وہ تین یا چار سال کے بچے تھے۔ ایک خادمہ لڑکی نے اٹھایا ہوا تھا۔ اس خادمہ لڑکی پر ایک اور خادم کسی وجہ سے غصہ ہوا اور اُسے ایک تھپڑ مارا۔ اس لڑکی نے اندر جاکر شکایت کی۔ حضرت صاحب اس خادم پر بہت خفا ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ جس وقت اس لڑکی نے شریف کو اٹھایا ہوا تھا۔ اُس وقت ہرگز اس شخص کو مناسب نہ تھا۔ کہ اُسے مارتا۔ یہ ادب کے خلاف ہے۔ پھر فرمایا۔ یہ اولاد شعائر اللہ میں داخل ہے۔ اس کا ادب چاہیئے اور جب ان بچوں کو کسی خادمہ نے اٹھایا ہوا ہو۔ اس وقت اس خادمہ کو بھی مارنا خلاف ادب ہے۔

فراست حضرت خلیفۃ المسیح اوّل

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو احترام حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا کیا کرتے تھے اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ آپ کے بعد خلافت کے مستحق سب سے زیادہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی ہیں۔ جب حضرت مولانا صاحب بیمار رہتے تو اپنی جگہ امامت نماز اور خطبہ کے واسطے حضرت صاحبزادہ کو ہی مقرر کرتے۔ اکثر امور میں حضرت صاحبزادہ صاحب سے مشورہ طلب کرتے۔ اپنی جگہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو صدر انجمن کا پریذیڈنٹ مقرر کیا۔ ان امور سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ حضرت مولانا صاحب کی فراست یہ بتلا رہی تھی اور آپ کا یہی منشاء تھا۔ کہ آپ کی جگہ صاحبزادہ صاحب آپ کے بعد خلیفہ ہوں۔ اپنی اس بیماری کے ایام میں جب کہ آپ گھوڑی پر سے گرے تھے۔ آپ نے یہی وصیت ایک کاغذ پر لکھی تھی۔ کہ خلیفہ محمود۔ یہ کاغذ آپ کی صحت یابی پر بعد میں چاک کر دیا گیا تھا۔ اس کے نفس مضمون سے حضرت چند اصحاب واقف ہوں گے۔ عام طور پر احباب کے دلوں میں ہر طرف یہی خیال موجزن تھا کہ خلافت ثانیہ کے قابل حضرت صاحبزادہ اولوالعزم ہی ہیں۔ چنانچہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک مجلس میں اپنے چند خاص دوستوں کے سامنے جن میں جناب مولوی محمد علی صاحب بھی شامل تھے یہی فرمایا۔ کہ حضرت مولوی صاحب کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کو ہم خلیفہ مانیں گے۔ بلکہ اپنی اس رائے کا اظہار خود حضرت صاحبزادہ صاحب سے بھی کیا۔ مگر صاحبزادہ صاحب نے انہیں روکا۔ کہ ایک خلیفہ کی زندگی میں اس قسم کے تذکرے جائز نہیں ہوتے۔ اگرچہ اندر ہی اندر میرا قلب بھی اسی طرف مائل تھا۔ لیکن ان دو باتوں نے میری طبیعت پر خاص اثر کیا۔ ایک تو مولوی صاحب کی اپنی وصیت جس کا اوپر ذکر ہوا۔ دوم ایک بزرگ سید کا الہام جو نیچے درج ہے۔

ایک بزرگ سید کا الہام

۱۹۰۹ء میں جبکہ خلافت اول کو قائم ہوئے صرف ایک سال ہی گزرا تھا۔ اور بعض لوگوں نے یہ سوال اٹھایا۔ کہ صدر انجمن خلیفہ کے ماتحت ہے یا نہیں۔ تو اس سوال کے جواب میں بعض ممبران انجمن کا جواب متمردانہ سمجھا گیا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے مسجد مبارک میں ایک تقریر کر کے فیصلہ سنایا۔ کہ انجمن اور غیر انجمن سب یکساں خلیفہ کے ماتحت ہیں۔ جس طرح کہ سب حضرت مسیح موعود کے ماتحت تھے۔ اس فیصلہ کے سنائے جانے سے قبل نماز فجر کے بعد میرے پاس ایک بزرگ سید احمدی آئے۔ جن کو الہامات ہوا کرتے تھے۔ اس بزرگ سید کی ملاقات مجھے سب سے اول ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ذریعہ ہوئی تھی۔ جو سید صاحب کے تقویٰ اور سچے الہامات کے بہت قائل تھے۔ لیکن جب ڈاکٹر صاحب نے اپنی صاحبزادی کا نکاح مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ کرنا چاہا تو ان کی درخواست پر سید صاحب نے اس میں دعا کی اور سید صاحب کو مولوی محمد علی صاحب کے خلاف ایک ایسا سخت الہام ہوا جس کے الفاظ بہت نا ملائم تھے۔ اور انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو اس سے منع کیا۔ کہ وہ اپنی لڑکی کی شادی مولوی صاحب سے کریں۔ اور سید صاحب کے بعض دوستوں اور معتقدین کا خیال تھا۔ کہ ڈاکٹر صاحب پر جو ان ایام میں یہ ابتلاء آیا کہ وہ ایک حاکم کے ظالمانہ حکم کے ماتحت شفاخانہ کے خاکروب کے ساتھ ہتھکڑی لگ کر حوالات میں ڈالے گئے وہ اسی الہام کی نافرمانی کے سبب سے تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

غرض وہ سید صاحب اُس وقت قادیان میں تھے۔ اور نماز فجر کے بعد وہ میرے مکان پر آئے۔ اور فرمایا۔ رات مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ نور الدین خلیفہ برحق ہے۔ اور اس کے بعد دوسرا خلیفہ محمود ہے۔ اُس وقت ہنوز خلافت اول کا ابتدا ہی تھا۔ اور دوسری خلافت کا تو ابھی کچھ تذکرہ و خیال درمیان میں تھا ہی نہیں۔ اس کے بعد اور بھی کئی اصحاب کو اس قسم کے رؤیا اور الہامات ہوتے رہے۔ جن میں سے بعض اخبارات میں چھپ چکے ہیں۔ لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب کے خلافت ثانیہ پر متمکن ہونے کا خیال زیادہ تر ان کے ذاتی تقویٰ طہارت۔ نیکی۔ عالی ہمتی۔ اسلام کی ہمدردی۔ احمدیت کے واسطے جوش و اخلاص۔ قبولیت دعا۔ علمی لطائف اور دقائق اور نکتہ ہائے معرفت جو آپ قرآن شریف کی تفسیر میں فرمایا کرتے۔ ان سب باتوں کے سبب اور حضرت مولانا خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اس طرز عمل کے سبب تھا۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ مولانا صاحب اپنے لئے ایک جانشین حضرت صاحبزادہ صاحب کے وجود باجود ہی میں دیکھتے تھے۔ اور آپ کو یقین تھا۔ کہ آئندہ جماعت احمدیہ کی راہنمائی یہی جوان کرسکتا ہے۔ کیونکہ حضرت صاحب کے حق میں ایک عام قبولیت تمام جماعت کے اندر ایسی تھی۔ جو بغیر ملائکۃ اللہ کی خاص تحریک کے کسی کے لئے نہیں ہوسکتی۔

یہ سب امور ابتداء میں تھے۔ خلافت ثانیہ قائم ہوگئی۔ جماعت کے جم غفیر نے قومی اجماع کے ساتھ آپ کو خلیفہ قبول کیا۔ مگر سنت قدیمہ کے مطابق کچھ لوگ الگ ہوگئے۔ کیونکہ اُس وقت اس صداقت کا قبول کرنا ایسا ہی تھا۔ جیسا کہ شب اول کا چاند دیکھنا جو سب کو دکھائی نہیں دیتا۔ تاہم دس لاکھ کی جماعت میں سے بہت ہی تھوڑے لوگ تھے۔ جو پیچھے رہ گئے۔ ان کی تعداد فی ہزار دو کس کے قریب ہوگی۔ اور اُن میں سے بھی بہتیرے آہستہ آہستہ بیعت خلافت میں داخل ہوگئے۔ (باقی)

مثنوی مطلع الانوار

(الفضل کے ریویو نگار مولوی نعمت اللہ خان صاحب گوہر کے قلم سے)

ہمارے پاس ایک کاپی مثنوی مطلع الانوار مصنفہ حضرت امیر خسرو دہلوی مرحوم رحمۃ اللہ علیہ بغرض ریویو پہونچی ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ کا نام نامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ حضرت خسرو ایک طرف عالم روحانی میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء (رحمۃ اللہ علیہ) کے مریدانِ خاص میں سے تھے۔ تو دوسری طرف عالم جسمانی میں آپ بڑے بڑے سلاطین اسلامیہ مثلاً غیاث الدین بلبن اور علاؤ الدین خلجی کے درباروں میں بھی اعلیٰ منزلت رکھتے تھے۔ ایسے خوش نصیب اور فرخندہ طالع شاعر کا کلام اگر معراج ترقی کی انتہائی منزل پر نہ پہونچتا۔ تو کیا ہمارے زمانہ کے شعرا کے کلام کو وہاں رسائی ہوتی جن کو عمر بھر روٹی کے فکر سے ہی فراغت میسر نہیں ہوتی۔

حضرت امیر خسرو کی تصنیفات بہت ہیں۔ اور ہر ایک ان میں سے مقبول خلائق ہے۔ منجملہ ان کے آپ نے نظامی گنجوی علیہ الرحمۃ کے خمسہ کے جواب میں پانچ مثنویاں تحریر فرمائی ہیں۔ ان میں سے "مطلع الانوار" نظامی کی "مخزن الاسرار" کے جواب میں لکھی گئی ہے اور اس شان کی ہے۔ کہ "فرق نہ اند از زمیں تا بداں" کے ریمارک کی حقیقی مصداق ہے۔ اس میں کہیں سورۃ فاتحہ کی توصیف ہے۔ کہیں حمد و نعت کے زمزمے ہیں۔ اور کہیں متفرق حکایات مذہبی اور روحانی رنگ میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ مدح مرشد میں تصوف کی اصل حقیقت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اعلیٰ فارسی کے مذاق رکھنے والے اصحاب کے لئے قابل مطالعہ ہے۔ اور چونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو اپنی عمر کے اڑتالیسویں سال میں لکھا ہے۔ اسلئے "دبدبۂ خسرویم شد بلند" کی پوری شان اپنے اندر رکھتی ہے۔ لیکن باوجود ان تمام خوبیوں کے یہ کہنا پڑے گا۔ کہ عام پبلک چونکہ اس کے سمجھنے کی قابلیت نہیں رکھتی۔ اس لئے یہ جواہرات گنجِ شائگاں کے حکم میں ہیں۔ اور رؤسا اور پرانے زمانے کے فارسی دان اصحاب ہی اس سے بہرہ اندوز ہو سکتے ہیں اسی لئے اس کتاب کو حضور نظام خلد اللہ ملکہ کے نام گرامی سے معنون کیا گیا ہے۔ پس رؤسا کے طبقے کو اس کتاب کی اشاعت کے لئے فی الحقیقت ممنون احسان ہونا چاہیئے ✣

جب مسلمان زندہ تھے۔ اور ان کی مذہبی اور قومی اسپرٹ آج کل کی طرح مردہ نہیں تھی۔ اس وقت ایسی تصانیف موتیوں کے تول بکتی تھیں۔ لیکن اب تو عندلیب خوش نوا بیان کی منقار ٹوٹ چکی ہے۔ اس لئے قفس میں خاموش بیٹھی ہے۔ نہ گل کا نظارہ نہ گلشن کی بہار۔

کتاب کی لکھائی۔ چھپائی عمدہ۔ کاغذ نفیس۔ کتاب کے شروع میں ۶۶ صفحات کا ایک مقدمہ مولوی محمد مقتدائی صاحب شروانی کا لکھا ہوا کتاب کی قدر و قیمت کو چار چاند لگا رہا ہے۔ احباب حسب ذیل پتہ سے یہ اور اس سلسلہ کی دوسری کتب منگا کر مطالعہ کریں۔ مولوی محمد مقتدائی خاں صاحب شروانی۔ علیگڑھ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد سن رائز کے متعلق

جلسہ سالانہ ۲۷ء کے موقعہ پر سولہ سترہ ہزار حاضرین کو مخاطب فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے سن رائز (انگریزی اخبار مہینے میں دو بار) کی اہمیت جتلائی اور فرمایا۔ کہ سن رائز خوب کام کر رہا ہے۔ اور اس کی اشاعت اپنے اور غیر احمدی نوجوانوں اور دیگر انگریزی خوانوں میں بڑھانا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں عام اسلامی مفاد کی باتیں ہوتی ہیں۔

جب تک اس کی اشاعت پورے دس ہزار نہ ہوگی۔ موجودہ قیمت پر یہ علیحدہ ایڈیٹوریل سٹاف کے ساتھ چل نہیں سکے گا۔ موجودہ صورت میں ایڈیٹوریل کام آنریری ہو رہا ہے۔ پس احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کی توسیع اشاعت کے متعلق خاص کوشش فرمائیں۔

حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ہر صوبہ پر ایک خاص تعداد ڈال دیجائے۔ کہ لتنے خریدار مہیا کر کے دینا ان کا فرض ہے مثلاً صوبہ پنجاب دو ہزار۔ بنگال دو ہزار۔ بہار و اڑیسہ ایک ہزار بمبئی ایک ہزار۔ مدراس ایک ہزار صوبہ سرحدی ایک ہزار دکن ایک ہزار۔

سن رائز کی قیمت دو روپے سالانہ ہے۔ اور طلباء کے لئے صرف ایک روپیہ۔ پس اپنے قرب وجوار کے طلباء ہائی سکول کالجیئٹوں اور وکلاء و دیگر معزز اہلکاران سرکار و رؤسا کو خریدار بنانا چاہیئے۔ ہر انجمن احمدیہ کے سیکرٹری صاحبان (خواہ وہ کسی صیغہ کے ہوں) اور امراء اور دیگر ممبران حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

کا ارشاد و ہدایات بنیاد پورا کرنے کے لئے خاص سعی فرمائیں۔ اور مجھے اپنی کارگذاری سے پندرہ روزہ اطلاع دیتے رہیں۔ تاکہ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاسکیں

نیازمند ناظم طبع و اشاعت قادیان

الفضل کے خریداران بیرون ہندوستان

الفضل کی قیمت بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔ خواہ سہ ماہی ہی کیوں نہ ہو۔ بیرون ہند خریداروں کو ہم وی۔ پی نہیں کر سکتے اس لئے ان کو یہ رعایت دی گئی ہے کہ قیمت ختم ہوجانے سے پہلے یا ٹھیک ختم ہونے پر چٹھی لکھی جاتی ہے۔ اور جواب کا انتظار کیا جاتا ہے۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ اکثر خریداران بیرون ہند کے نام بقایا ہو گیا ہے۔

لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مہربانی فرما کر تمام خریداران بیرون ہندوستان اپنے اپنے بقایا ادا کریں اور آئندہ کے لئے پیشگی قیمت بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر بھجوائیں۔ ورنہ ڈیڑھ ماہ انتظار کر کے ان کے نام سے اخبار بند کر دیا جائے گا۔ تا وقتیکہ پچھلا حساب صاف نہ ہو۔ حساب کی تفصیل کے لئے الگ چٹھیاں بھی لکھی جائینگی

مینجر الفضل قادیان

معاونین جرائد سلسلہ

نہایت شکریہ کے ساتھ ان احباب کے نام درج ذیل ہیں جنہوں نے گذشتہ ایام میں جرائد سلسلہ کے لئے خریدار بہم پہونچائے

اخبار الفضل		اخبار مصباح	
محمد جمیل صاحب کلرک مدرہ	۲ خریدار	اہلیہ میاں محمد شریف ای اے سی سیالکوٹ	۲ خریدار
محمد صدیق صاحب برہما	"	بوٹے خاں دوکاندار قادیان	"
ڈاکٹر بشیر احمد خان دریاخان	"	ضیاء الدین متعلم ہائی سکول قادیان	ایک
خانصاحب فرزند علی راولپنڈی	ایک	نذیر احمد خاں صاحب دہلی	ایک
منظور عالم سورج گڑھ	"	چوہدری بشیر احمد ریڈر لاہور	"
چوہدری بشیر احمد ریڈر لاہور	"	غلام محی الدین پنشنر کاٹھیان	"
اللہ دتا سپاہی ساگر	"	احیاء الدین صاحب پشاور	"
رحمت علی صاحب سیالکوٹ	"	نظیر بیگم صاحبہ بٹالہ	"
محمد یعقوب صاحب منٹگمری	"	ک بیگم صاحبہ لائل پور	"
مستری محمد حسین صاحب بدوملہی	"	ح۔ ب صاحبہ حصار	"
ابراہیم صاحب سوداگر لاہور	"	منشی ظہیر الدین صاحب مین پوری	"
غلام احمد صاحب کوئٹہ	"	منشی غلام حیدر صاحب تلونڈی راہوالی	"
نذیر احمد خاں دہلی	"	جناب محمد اکرام خانصاحب چارسدہ	"

ناظم طبع و اشاعت قادیان

کان کی تمام بیماریوں

بہرہ پن - کم سننا - کان بہنا یا کانوں کے بہنے بھاری پن - درد و ورم - زخم خشکی کھجلی - آوازیں ہونے وغیرہ پر صفحہ دنیا پر شہرۂ اکسیر دوا طب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات ہے جس پر ہزارہا انگریز اور ڈاکٹر تک لٹو ہیں - بصرہ - بغداد - ساؤتھ افریقہ وغیرہ تک جس کی خاص شہرت ہے - فی شیشی ۱ ملک ہند میں تین شیشی طلب کرنے پر محصولڈاک معاف - دھوکہ بازوں سے ہوشیار - اپنا پورا پتہ صاف لکھیے - ہمارا پتہ یہ ہے -

بہرا پن کی دوا طب اینڈ سنز پیلی بھیت یو - پی

بے اولادوں کو اولاد

مکرمہ والدہ صاحبہ کی ادویہ سے بالکل مایوس عورتیں بھی اولاد حاصل کر چکی ہیں - لہذا اگر آپکو سیکڑوں روپیہ برباد کرنیکے باوجود ابھی تک اولاد کا منہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا - تو ایکدفعہ ضرور آزمائش کریں - انشاء اللہ ضرور آپکی مراد پوری ہوگی - قیمت فی بکس صرف چار روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک نوٹ - آرڈر دیتے وقت مفصل حالات تحریر فرمادیں - جو کہ پوشیدہ رکھے جائینگے

سید خواجہ علی قادیان ضلع گورداسپور

پنجاب

(اشتہارات)

بار بار تجربہ کے بعد لوگ کیا تحریر فرماتے ہیں؟

"آپ کی "عرق طحال" دو دفعہ منگائی - خدا کے فضل سے بڑی فائدہ مند ثابت ہوئی - براہ عنایت دو ۲ شیشی اور روانہ کردیں"

امیر حسین غوث محمد (صاحب) از شوہر درہ اودھ -

"آپ کی "دوائی تلی" ہمیشہ فائدہ دیتی رہی ہے - اور میں جس جگہ ہوتا رہا ہوں - منگاتا رہا ہوں - دو۲ عدد شیشی اور روانہ کردیں"

مستری محمد دین (صاحب) از لاڑکانہ -

"جو دو۲ شیشیاں "عرق طحال" کی منگائی تھیں - مجھ کو بہت فائدہ کیا - دو۲ شیشیاں اور روانہ کردیں"

سید امین حسن (صاحب) از بجنور

"میں نے دوائی "عرق تاپ تلی" کئی اشخاص پر آزمائی - اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کو صحت ہوگئی - واقعی آپ کی دوائی اکسیر ہے"

(جناب) شیخ محمد حسین (صاحب) سب جج - جونیاں -

نوٹ: ہزاروں دوائیوں کے بجائے آزمائی ہوئی مجرب دوائی سے فائدہ اٹھائیے - قیمت فی شیشی عہ تین شیشی عیکا - محصولڈاک بذمہ خریدار - ملنے کا پتہ فقط غلام رسول میڈیکل ہال نمبر ۱ وزیر آباد - پنجاب

سندھ انجنیئرنگ کالج سکھر (سندھ)

میں قلیل عرصہ میں اوورسیر و سب اوورسیر کلاس کی نہایت اعلیٰ تعلیم دیجاتی ہے

آج ہی پرنسپل سے پراسپکٹس طلب فرمائیے

تحائف پشاور

مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی و پشاوری لنگیاں اور مشہدی رومال - لیڈی سوٹ کے مشہدی قناویز کلاہ و پشاوری بخاری ارزاں قیمت پر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں - مال پسند نہ آنے پر محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس دی جائے گی - یا اس کے بدلے حسب منشاء خریدار کو دوسری چیز دی جائیگی -

المشتہر

غلام حیدر میاں محمد احمدی جنرل مرچنٹ کمہار بازار پشاور

یونانی لال شربت

تپ دق و تپ سل اور ان تپوں کا جو مزمن ہو کر تپ دق کی صورت اختیار کر چکے ہیں صحت بخش علاج ہے - مریض کی مایوسی کو بفضلہ تعالیٰ امید سے بدل دیتا ہے - حالت زبوں روک کر جسم میں حیرت انگیز نشو و نما پیدا کر دیتا ہے - چند ضروری مفردات کی بندش کے سوا ہر ایک مرغوب غذا کھا کر شفا حاصل ہوتی ہے - بھوک بڑھتی - تپ زائل ہو کر سل نفس الدم و نفث الدم شرفہ شدید کو افاقہ ہوتا ہے - مجرب و آزمودہ ہے - ضرور تمند بھی ایک شیشی منگا کر آزمائش فرما سکتے ہیں - فی شیشی آٹھ اونس دو روپے محصولڈاک بذمہ خریدار - پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا -

منیجر دار الحکمت فیض عالم گلی ٹکسال مکان الماس لوہا منڈی لاہور

پیغام خالصہ

مصنفہ شیر سنگھ احمدی (۲ اعداد ممبین) اس پنجابی منظوم رسالہ میں شاہان اسلام کے احسانات سکھ گوروؤں پر اور گورو نانک دین کے مسلمان ہونے کے ثبوت معہ حوالجات گرنتھ صاحب و جنم ساکھی درج ہیں قیمت ۱؎ زیادہ منگوانیوالوں کے لئے قیمت میں تخفیف

اخلاق محمدیؐ اخلاق نبوی کا فوٹو مومن کی زندگی کا پروگرام مجموعہ وعظ قیمت عہ/

مسیح موعود و علماء زمانہ اس میں غیر احمدی مولویوں کے تمام اعتراضوں کا جواب درج ہے۔ قیمت ہر سہ حصہ ۱۲؍

خلافت و امامت بطور سوال و جواب بچوں کیلئے ایک آنہ برائے تبلیغ ؍

پیغامیوں کا رد ۲؍ وفات عیسیٰ علیہ السلام از قرآن و حدیث ڈیڑھ آنہ

اسلام و گرنتھ صاحب گرونانک کی شادی مسلمانوں کے گھر اور گورو کے مسلمان ہونے کے ثبوت بوعدہ ذونزا ۱؎

ہسٹری آف انگلینڈ اردو (بکلی)

انٹرنس اور کالجوں کے طلباء کے لئے تاریخ انگلستان کا اردو ترجمہ ۱۰ فروری ۱۹۲۸ء تک دوبارہ شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔ قیمت ۳؎ معہ محصولڈاک عہ/ پیشگی ۱؎ آنے سے کتاب گھر پہنچ جائیگی

چالیس ہزار بک گیا

ترجمہ انگریزی حصہ اول ۱۲ ایسا مقبول ہوا کہ چالیس ہزار شائع ہوچکا۔ اس سے بیس سال کی ترقی [illegible] حاصل کر لی۔

ترجمہ انگریزی حصہ دوم ۱۲ سوم ۱۲ (سید احمد اورنگ آباد دکن)

کمپوزیشن و خطوط نویسی اس رسالہ سے طلباء جتنا لمبا مضمون چاہیں۔ لکھ سکتے ہیں۔ اکثر یونیورسٹی امتحانوں میں اسی کے جواب مضمون ڈالے جاتے ہیں۔ حصہ اول برائے مڈل ۶؍ حصہ دوم برائے انٹرنس و کالج ۱۰؍

ملنے کا پتہ

ماسٹر عبدالرحمن بی اے قادیان

ضرورت ہے

ایسے مڈل و انٹرنس طلباء کی جو ریلوے و محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں۔ مفصل حالات ۲؍ کا ٹکٹ بھیج کر معلوم کریں

سنٹرل ٹیلیگراف کالج نئی سڑک دہلی

لنگیاں سوتی سلکی

ہر قسم کی سوتی و سلکی رنگدار سیاہ، سفید، موتیا، لٹھے کی ۵ گز سے ۹ گز تک اور سوتی پشاوری تہمد ۵ گز سے ۷ گز تک مل سکتی ہیں۔

المشتہر:- میاں عبداللہ ولد خیرالدین سوداگر لنگی [illegible]

موقعہ کی زمین

محلہ دار الفضل شرقی متصل کوٹھی حضرت میاں شریف احمد صاحب عین آبادی کے اندر ایک کنال زمین فروخت ہوتی ہے۔ خط و کتابت و تصفیہ نرخ بنام:-

چوہدری الٰہ بخش مستری وزیر ہند سٹیم پریس امرتسر

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جات یعنی محلہ دار الفضل و محلہ دار الرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ اور اب ایک نیا محلہ بنایا گیا ہے جس کا نام محلہ دار البرکات ہے۔ جو محلہ دار الفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کھارا کی دوسری طرف واقعہ ہے۔ ان ہر سہ محلہ جات میں قیمت ایک ہی مقرر ہے۔ یعنی برلب سڑک کلاں مبلغ [illegible] فی مرلہ اور اندر کی طرف بیس بیس فٹ اور دس دس فٹ کے راستوں پر عہ/ فی مرلہ ہے۔ ایک کنال کی پیمائش طول میں پچھتر فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے۔ اور اس کے دو طرف سے راستہ گذرتا ہے۔ چار کنال اکٹھی لینے والوں کو چاروں طرف راستہ ہوگا۔ نیا محلہ دار البرکات اس سمت میں واقعہ ہے جس طرف ریلوے اسٹیشن کی تجویز ہے گو ابھی تک اس کے متعلق آخری فیصلہ نہیں ہوا۔ مگر بہرحال جہت بہت عمدہ ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور روپیہ بھجوانا ہو۔ تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال قادیان کے نام بھجوایا جائے۔

خاکسار- مرزا بشیر احمد قادیان

ہندوستان کی خبریں

——جدید دہلی ۱۳۔ جنوری ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف نے ۱۳۔ جنوری کو گورکھپور میں گورکھا پلٹن کے روبرو تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ تا حال دنیا میں امن وامان قائم نہیں ہوا۔ ابھی ایک بار اور جنگ ہوگی۔ اور اگر ہم صدق دل سے امن کے خواہاں ہیں۔ تو ہمیں لازمی طور پر جنگ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ لیکن یہ سوال کوئی نہیں بتا سکتا۔ کہ یہ جنگ کہاں اور کب ہوگی۔۔

——رنگون ۱۰۔ جنوری۔ ٹرائیکل سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اب تک مہم کی کامیابی اطمینان بخش ہے۔ اور غلاموں کی ایک تعداد آزاد کر دی گئی ہے۔ بعض کو معاوضہ پر آزاد کیا گیا ہے۔ اور بعض کو بلا معاوضہ۔ مہم اب تک مصروف کار ہے +

——بمبئی ۱۲۔ جنوری۔ بمبئی کرانیکل کمپنی نے "بمبئی کرانیکل" کا روزانہ ایڈیشن ۱۵۔ فروری سے دہلی سے شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

——نئی دہلی۔ ۱۲۔ جنوری برما آئیل کمپنی تحفظ کے لئے مجلس تحقیقات محاصل تحفظ کے لئے درخواست کرنے والی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ روسی تیل کے ساتھ مقابلہ آپڑا ہے۔ جسے چند آدمیوں نے خریدا ہے۔ اور جو ہندوستان میں ارزاں قیمت پر فروخت کیا جارہا ہے۔ یہ تیل ان چشموں کی پیداوار ہے جسے حکومت ماسکو نے ضبط کر لیا ہے۔

——پٹیالہ ۱۰۔ جنوری۔ پٹیالہ میں جو نمائش ہونیوالی ہے۔ اس میں دنگل بھی ہوگا۔ اور گاماں پہلوان رستم عالم اور زبسکو پہلوان کے درمیان کشتی ۲۹۔ جنوری کو ہوگی +

——کلکتہ ۱۲۔ جنوری۔ آج سہ پہر کو اولڈ سیلرس کموم کی کھدائی کے دوران میں ایک قدیم سرنگ دریافت ہوئی جو پختہ ہے۔ یہ سرنگ پولیس کورٹ تک جاتی ہے جہاں نواب سراج الدولہ کی حرم سرا تھی اور اسٹرینڈ روڈ سے گذرتی ہے۔ جہاں کبھی دلدل تھا۔

——لاہور ۱۳۔ جنوری۔ خفیہ پولیس کے انسپکٹر مسٹر رشید احمد کو پیٹنے کے الزام میں سید حبیب اور سید عنایت شاہ مالک واڈیٹر اخبار سیاست لاہور کو دو دو سال قید کی سزا ہوئی تھی۔ اس مقدمہ کی اپیل پر سشن جج نے باقی ماندہ قید میں تخفیف کر دی ہے۔ مگر ہر دو ملزموں کو پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

——سر محمد حبیب اللہ کی زیر صدارت صوبجات کے وزراء تعلیم اور لوکل سیلف گورنمنٹ کی ایک کانفرنس نئی دہلی میں منعقد ہو رہی ہے۔ مرکزی اور صوبجاتی سیکرٹریوں کے سرکاری نمائندگان اس کانفرنس میں شریک ہیں کانفرنس کی کارروائی پرائیویٹ ہے۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ وزراء اور ان کے ماتحت صیغہ جات کے گذشتہ چھ سالہ کام پر غور وخوض ہوا ہے۔

——پشاور ۹۔ جنوری۔ پشاور میں مسلمانوں کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے جہاں لارڈ ہیڈلے نے ان کو فرقہ بازی سے منع کیا۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں کو بردباری کی بڑی بھاری ضرورت ہے +

——دہلی ۱۲۔ جنوری۔ جنرل سیکرٹری آل انڈیا ہندو شدھی سبھا دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی کمیٹی نے چندہ جمع کرنے کے لئے تنخواہ دار اشخاص کو ہر ضلع۔ قصبہ اور شہر میں مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

——نئی دہلی ۱۲۔ جنوری۔ مسٹر ایس بی ملک، آئی۔ سی۔ ایس۔ مسٹر جسٹس ایچ۔ بی ڈوول کی جگہ جو رخصت پر جارہے ہیں۔ کلکتہ ہائیکورٹ کے جج مقرر کئے گئے ہیں۔

——راجہ صاحب سلیم پور نے سر محمد شفیع۔ سر عبدالرحیم مسٹر جناح و مسٹر یعقوب وغیرہ کو ایک خط روانہ کیا ہے جس میں یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ اس ماہ میں یا فروری ۱۹۲۸ء کی ابتدائی تاریخوں میں آل انڈیا مسلم لیگ کا ایک دوسرا اجلاس زیر صدارت ہز ہائینس سر آغا خان بالقابہ لکھنؤ میں منعقد کیا جائے۔ تاکہ مسلمانوں کا موجودہ انتشار وافتراق دور کیا جاسکے

——بمبئی ۱۴۔ جنوری۔ بمبئی کرانیکل بیان کرتا ہے۔ کہ ہم نے ایک غیر مصدقہ افواہ سنی ہے۔ کہ حکومت ہند نے تکوجی راؤ ہولکر سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اندور میں داخل نہ ہوں۔

——لاہور ۱۳۔ جنوری۔ دریائے راوی پر جو مشین لاری کا حادثہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ۵ گورے جو کہ سخت زخمی ہوئے تھے۔ زخموں کی وجہ سے چل بسے ہیں +

——بھوپال ۵۔ جنوری، سکرٹری برہمن سبھا نظر گنج بھوپال نے نواب صاحب کی خدمت میں عرضداشت گذرانی ہے۔ کہ بھوپال میں قانون ارتداد منسوخ کر دیا جائے۔

لاہور ۱۰۔ جنوری۔ ڈاکٹر شیخ محمد عالم بیرسٹر ورکن پنجاب کونسل نے پنجاب میں جدید مسلم لیگ کے سلسلہ میں صوبہ کے تقریباً ۲۰۰۔ ارباب سیاست کو دعوت دی ہے۔

——نئی دہلی ۱۴۔ جنوری گزٹ آف انڈیا کی تازہ اشاعت میں گولڈ اسٹینڈرڈ اور ریزرو بنک آف انڈیا کا ترمیم شدہ بل شائع کیا گیا ہے

——بنارس ۱۴۔ جنوری۔ کل رات ۷ بجے شام کے قریب مسٹر جتیندر ناتھ بنرجی سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس پر جب وہ گدولیا چوک کے قریب سے گذر رہے تھے۔ کسی نامعلوم شخص نے تین گولیاں چلائیں۔ دو گولیاں تو آپ کی ٹانگوں میں لگیں مگر تیسری گولی کا نشانہ چوک گیا۔ آپ کو فوراً ہی پرنس آف ویلز ہسپتال میں پہونچایا گیا۔ جہاں سول سرجن نے گولیاں نکالیں ایک نوجوان شخص کو چوک کے قریب گرفتار کیا گیا۔ مگر ابھی تک کوئی ریوالور دستیاب نہیں ہوا ہے۔

——پونا شہر ۱۳۔ جنوری۔ آج براہمنوں کا ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا۔ متذکرہ بالا کانفرنس میں یہ اعلان کیا گیا کہ مجلسی اور مذہبی نکتہ نظر سے ہندوؤں کی تمام ذاتیں اور فرقے مساوی ہیں۔ اور جملہ ہندوؤں کو ویدوں کے پاٹھ کا حق حاصل ہے۔

——جاکھو پہاڑی (شملہ) کے مہنت باوا مست رام حال ہی میں فوت ہو گئے ہیں۔ آپ کا اصلی نام چارلس ڈی ربرٹ تھا۔ آپ فرانسیسی والدین کے ہاں پیدا ہوئے تھے آپ نے ۷۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔

ممالک غیر کی خبریں

——نیو یارک ۱۲۔ جنوری "دی ہیرلڈ ٹریبون" رقمطراز ہے۔ کہ شیکسپیر کا جو ڈرامہ پہلی دفعہ بڑی تقطیع پر شائع ہوا تھا اس کا ایک نسخہ جس کی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ ایک امریکن کلکٹر نے دس ہزار پونڈ میں خریدا ہے۔

——رومتہ الکبریٰ۔ آج تاریخ عالم میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ شہریار افغانستان پاپائے اعظم کے آستانہ پر معہ حشم وخدام پاپائے اعظم کی موٹروں میں سوار ہو کر قصر تقدس تک تشریف لے گئے۔ بازاروں میں ہر جگہ نعرہائے مسرت سے خیر مقدم کیا جاتا تھا۔ پاپائے اعظم نے شہریار افغانستان سے نصف گھنٹہ تک ملاقات فرمائی +

——واشنگٹن ۱۲۔ جنوری۔ مسٹر ولبر وزیر بحری نے ایک اہم بیان پیش کیا۔ کہ قومی حفاظت اور توسیع امریکن تجارت کے لئے وسیع بحری تیاریوں کی ضرورت ہے جس پر ایک ارب ۲۷ کروڑ ۵ لاکھ ڈالر خرچ ہونگے۔ ۲۵ کروزر ۵ بار بردار جہاز۔ ۹ تباہکن جہاز اور ۳۱ آبدوز کشتیاں نئی بنائی جائیں گی +

——قاہرہ ۹۔ جنوری۔ ولیعہد مصر کی تعلیم کے سوال پر مصر میں بڑی زبردست بحث چھڑ گئی ہے۔ مصری قوم پرست مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ شہزادے کو تعلیم کے لئے انگلستان نہ بھیجا جائے +

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔